اولاد کو عدالت دلوائے؟

سوال (۲)، اور جو لوگ تنخواہ دار نہیں بلکہ دوسرے ذرائع آمدنی رکھتے ہیں ان سے عدالت ضمانت لے کہ وہ اپنی آمدنی کا کم از کم نصف پہلی بیوی اور اس کی اولاد کو دیتے رہیں گے؟

جواب :- یہ تجویز بالکل غلط ہے۔ ایک آدمی لازماً صرف اپنے ہی بال بچوں کا کفیل نہیں ہوتا، بلکہ والدین، چھوٹے بہن بھائی اور دوسرے مستحق اعزہ بھی بہت سے لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں جن کی انہیں خدمت اور کفالت کرنی ہوتی ہے۔ اس صورت میں یہ ضابطہ بنا دینا کہ دوسری شادی کرنے والے کی کم از کم نصف آمدنی ضرور پہلی بیوی کو دلوائی جائے سراسر بے انصافی ہے۔ پھر اگر پہلی بیوی بے اولاد ہو اور دوسری صاحب اولاد، تو یہ کس اصولِ انصاف کا تقاضا ہے کہ شوہر کی آدھی آمدنی بے اولاد بیوی کے لیے مخصوص کر دی جائے اور دوسری بیوی اولاد سمیت بقیہ نصف میں گزر کرے؟ شریعت ایسے اندھے ضابطے بنانے کے بجائے یہ قاعدہ مقرر کرتی ہے کہ بیویوں کے درمیان شوہر خود عدل کرے، اور اگر کسی بیوی کی طرف سے بے انصافی کی شکایت عدالت میں آئے تو قاضی اس خاندان کے حالات کو دیکھ کر انصاف کی مناسب صورت تجویز کر دے۔

مہر

سوال۔ کیا آپ کے نزدیک یہ قانون بن جانا چاہیے کہ معاہدہ ازدواج میں جو مہر مقرر کیا گیا ہے خواہ اس کی مقدار کتنی ہی کثیر کیوں نہ ہو وہ شوہر کے لیے واجب الادا ہے؟

جواب۔ مہر تو شرعاً ہے ہی واجب الادا چیز۔ اس کے لیے الگ قانون بنانے کی کیا حاجت ہے؟ البتہ اگر اس کا مطلب ایسا قانون بنانا ہے کہ ہر مقدارِ مہر لازماً ہر حال میں واجب الادا ہو، تو یہ قرآن کے بھی خلاف ہے اور عقل و انصاف کے بھی خلاف۔ قرآن عورت کو مہر معاف کرنے کا حق بھی دیتا ہے، اور مہر میں کمی قبول کرنے کا حق بھی۔ نیز اگر مہر شوہر کی حیثیت سے بہت زیادہ ہو، یا بعد میں کسی وقت شوہر کے مالی حالات ایسے ہو جائیں کہ وہ کسی طرح ایک گراں قدر مہر ادا کرنے کے قابل نہ رہے، یا کسی عقد نکاح میں ایسا مہر بندھوا لیا گیا ہو جسے کوئی شخص بھی معقول نہ تسلیم کر سکتا ہو، تو ایسی صورتوں میں عدالت یا پنچوں کے لیے مناسب رقم پر راضی نامہ کرا دینے کا دروازہ کھلا رہنا چاہیے۔

سوال۔ کیا آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ مطالبۂ مہر کے لیے از روئے قانون کسی مدت کی تحدید نہ ہو؟

جواب۔ مہر کی وصولی کے لیے مدت کا تعین اور عدمِ تعین فریقین کی باہمی قرارداد پر منحصر ہے۔ اس معاملے میں قانون کو کسی مداخلت کی ضرورت نہیں۔

سوال۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر نکاح نامے میں ادائے مہر کی صورت کا کوئی تعین نہ ہو تو نصف مہر معجّل (عند الطلب) اور نصف دیگر مؤجل (بعد انفساخِ نکاح یا وفات شوہر یا بصورت طلاق) شمار ہو؟

جواب۔ ایسی صورت میں سارا مہر عند المطالبہ واجب الادا ہونا چاہیے۔ البتہ اگر عدالت یہ دیکھے کہ مقدار مہر فی الواقع شوہر کی حیثیت سے بہت زیادہ رکھی گئی ہے تو وہ انصاف کو ملحوظ رکھ کر ادائیگی مہر کے لیے کوئی مناسب صورت تجویز کر سکتی ہے۔ اس معاملہ میں قانون بنا کر عدالتوں کے ہاتھ باندھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔

حضانت

سوال۔ موجودہ قانون کی رُو سے بچوں کی حضانت کا حق ماں کو خاص عمروں تک حاصل ہے یعنی لڑکا ہو تو سات سال اور لڑکی ہو تو بلوغ تک۔ حضانت کے لیے عمروں کا یہ تعین نہ قرآن میں ہے اور نہ کسی حدیث میں، بلکہ یہ بعض فقہاء کا اجتہاد ہے۔ کیا آپ کے نزدیک اس میں کوئی ترمیم ہو سکتی ہے؟

جواب۔ اس معاملے میں صحیح بات یہ ہے کہ بچوں کا مفاد ہر دوسری چیز پر مقدم ہے۔ ہر انفرادی مقدمے میں حالات کو دیکھتے ہوئے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ماں اور باپ میں سے جس کی حضانت بھی زیادہ موزوں نظر آئے اسے ترجیح دی جائے۔ کسی ایک کے حق میں قانون بنا دینا مناسب نہیں ہے۔ البتہ قانوناً یہ لازم ہونا چاہیے کہ جس فریق کی حضانت میں بھی بچے دیئے جائیں وہ دوسرے فریق سے ان کے ملنے میں مزاحم نہ ہو۔ مشہور فقہاء میں سے علامہ ابن تیمیہ اور ابنِ قیم کی رائے بھی وہی ہے جو میں نے اوپر عرض کی ہے۔

بیوی بچوں کا گزارہ

سوال۔ کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ کوئی شوہر کسی معقول وجہ کے بغیر بیوی کو گزارہ نہ دے تو بیوی کو

یہ حق حاصل ہو کہ وہ خاص "ازدواجی و عائلی عدالت" میں اس پر دعویٰ دائر کر سکے؟

جواب - جی ہاں

سوال - موجودہ کریمنل پروسیجر کوڈ (ضابطۂ فوجداری) کی دفعہ ۴۸۸ کے مطابق بیوی عدالت فوجداری میں نفقے کا دعویٰ کر سکتی ہے لیکن عدالت فوجداری زیادہ سے زیادہ سو روپے ماہانہ دلوا سکتی ہے۔ کیا آپ اس مقدار کے اضافے کے حق میں ہیں؟

جواب - جی ہاں - عدالت کو یہ حق ہونا چاہیے کہ زوجین کی حیثیت کے مطابق نفقہ دلوائے - کسی خاص مقدار کا تعین از روئے قانون کر دینا مناسب نہیں۔

سوال - کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ ایک بیوی گذشتہ تین سال تک کے نفقے کا مطالبہ کر سکے؟

جواب - تین سال کی قید صحیح نہیں ہے - جب سے شوہر نے بیوی کو نفقہ سے محروم کر رکھا ہو اُسی وقت سے اُس کا نفقہ دلوانا چاہیے۔

سوال - کیا آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ اگر بیوی نے نکاح نامے میں میعادِ نفقہ کے متعلق خاص شرط لکھوا لی ہو تو اسے محض مدتِ عدت تک ہی نہیں بلکہ مدتِ مشروطہ تک نفقہ ملے؟

جواب - نکاح کے وقت اکثر ایسا ہوتا ہے کہ برادری اور خاندان کے دباؤ سے، یا لحاظ مروت کی بنا پر غیر معقول شرائط تسلیم کر لی جاتی ہیں - اس طرح کی شرطوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیے - نفقہ کا جائز حق ایک عورت کو جس حد تک حاصل ہے اُس سے زیادہ کی کوئی شرط اگر معاہدۂ نکاح میں لکھوا لی گئی ہو تو اسے از روئے قانون نافذ نہیں ہونا چاہیے۔

تولیتِ املاک

سوال - کیا آپ اس سے متفق ہیں کہ باپ کی عدم موجودگی میں عدالت ماں کو بچوں کی املاک کی متولیہ قرار دے بشرطیکہ عدالت کے نزدیک اس کا تقرر بچوں کی بہبود اور املاک کے تحفظ کے منافی نہ ہو؟

جواب - یہ اُس صورت میں ہونا چاہیے جبکہ بچوں کے مفاد کی حفاظت کے لیے ماں کو متولی بنانا ضروری